Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس شرائط بیعت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اول — بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم — یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر یک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم — یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم — یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم — یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر یک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم — یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم — یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم — یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔

نہم — یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم — یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

("تبلیغ رسالت" جلد اوّل صفحہ ۱۴۶ تا ۱۵۰)

ٹیلیفون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَعَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خاص نمبر

جلد ۳۶/۷۱ نمبر ۶۴ قیمت ۲۶۵۰ روپے

ہفتہ ۲۳ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ ۲۰ امان ۱۳۶۱ ہش ۲۰ مارچ ۱۹۸۲ء

پبلشر مسعود احمد۔ پروفیٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۲۰ امان ۱۳۶۱ ہش

حق کی طرف دلوں کی غیر معمولی جنبش

آسمان سے فرشتوں کا نزول اور ان کی نمایاں تاثیریں

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدائی اذن کے ماتحت آج سے ۹۳ سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حق کو دنیا میں از سرِ نو غالب کرنے کی غرض سے ایک ایثار پیشہ مخلص و فدائی جماعت کی بنیاد ڈالی اور اس کے قیام کی غرض واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض برادرانہ طائفہ متقین یعنی تقوے شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے ..... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مندرجہ "ازالہ اوہام")

اس کے ساتھ ہی آپ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر یہ بشارت بھی دی کہ اس تقوے شعار جماعت کے ذریعہ حق پوری شان کے ساتھ از سرِ نو غالب آئے گا اور اس طور سے غالب آئے گا کہ تاریخ میں لپٹی ہوئی یہ زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ لیکن یہ سب کچھ رفتہ رفتہ رونما ہوگا اور ہوگا بھی اس تقوے شعار جماعت کی جانفشانیوں اور جگر خون کرنے والی قربانیوں کے نتیجہ میں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔"

(کتاب فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اگرچہ حق کا یہ غلبہ اپنے پورے کمال کے ساتھ ایک طویل زمانہ تک جاری رہنے والی جانفشانیوں اور جگر خون کرنے والی انتہائی قربانیوں کے بعد رونما ہونا مقدر تھا تاہم آپ نے ہمیں یہ بشارت بھی دی کہ اس کے آثار تمہاری اپنی زندگیوں میں ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس کی وجہ آپ نے یہ بتائی کہ خدا تعالےٰ اس عظیم الشان کام کو روبراہ لانے کے لئے صرف اس کمزور اور بے بضاعت جماعت کی مقدور بھر کوششوں اور جانفشانیوں اور ان کے نتائج تک ہی محدود نہیں رکھے گا بلکہ وہ آسمان سے اپنے فرشتوں کی فوجیں نازل کر کے ان کے ذریعہ اس انقلاب عظیم کے لئے زمین ہموار کرے گا اور وہ فرشتے دلوں کو حق کی طرف پھیرنے کے لئے اپنا کام ابھی سے شروع کر دیں گے اور ان کے اترنے کی پاک تاثیرات کو تم خود مشاہدہ کرو گے اور تمہارے دل گواہی دیں گے کہ انقلاب عظیم کا وقت قریب سے قریب تر آتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے رقم فرمایا:۔

"یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اس کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ۔ تا تم خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔"

(فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اب کون کہہ سکتا ہے کہ ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے دلوں پر فرشتوں کی فوجوں کا نزول نہیں ہوا۔ ان کا اس وقت سے پیہم نزول ہو رہا ہے اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں مسلسل مشاہدہ میں آرہی ہیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش معمول سے کہیں زیادہ ہے۔ اترنے والے فرشتوں کی نمایاں تاثیروں کا ایک درخشندہ ثبوت یہ ہے کہ اس بے یار و مددگار تن تنہا شخص کا نام اور پیغام جسے خدا نے کہا تھا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

فی الحقیقت زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے نام لیواؤں کے ذریعہ قطب شمالی کی سمت میں انسانوں کی آخری آبادیوں تک پہلی بار قرآن مجید کی اشاعت عمل میں آچکی ہے۔ آج ہر قوم اور نسل کے لوگ اس کے متبعین میں داخل ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر والہانہ درود بھیج رہے ہیں یہاں تک کہ وہ جو پہلے اکیلا تھا اب ایک کروڑ بن چکا ہے اور اس کے ذریعہ قبول حق کی سعادت سے بہرہ ور ہونے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے دلوں میں تقویٰ پیدا ہو

وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر قسم کے شرک سے خالی ہو قوم میں دوبارہ اس کا دائمی پودا لگا دوں

اگر غم سے مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم مجھے ہلاک کر دیتا کہ کیوں خدائے واحد کی بجائے ایک عاجز انسان کی پرستش ہو رہی ہے

ایمانوں کی درستی

" میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں زبانوں پر بہت کچھ ہے۔ مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے..... سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ ..... اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

خالص اور چمکتی ہوئی توحید کا قیام

" وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے "

(لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گم گشتہ لوگوں کی ہدایت

"خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں حلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کی رو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے کیونکہ ایک بڑا حصّہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کیلئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جنکا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے کیوں کہ انسان کیلئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعے سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دنیا میں مجھے اس بات کیلئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳-۱۴)

تثلیث کی خرابیوں کی اصلاح

"چونکہ مَیں تثلیث کی خرابیوں کی اصلاح کیلئے بھیجا گیا ہوں اس لئے یہ دردناک نظارہ کہ ایسے لوگ دنیا میں چالیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ پائے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا سمجھ رکھا ہے میرے دل پر اس قدر صدمہ پہنچا رہا ہے کہ مَیں گمان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر میری تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر کوئی غم گذرا ہو بلکہ اگر ہم و غم سے مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم مجھے ہلاک کر دیتا کہ کیوں یہ لوگ خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان کی پرستش کر رہے ہیں اور کیوں یہ لوگ اس نبی پر ایمان نہیں لاتے جو سچی ہدایت اور راہ راست لیکر دنیا میں آیا ہے ہر ایک وقت مجھے یہ اندیشہ رہا ہے کہ اس غم کے صدمات سے مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں ..... اور میرا اس درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت یہی ہے کہ مَیں اپنی زندگی میں اس شرک سے انسانوں کو رہائی پاتے اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے دیکھ لوں اور میری روح ہر وقت دعا کرتی ہے کہ اے خدا! اگر مَیں تیری طرف سے ہوں اور اگر تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو مجھے یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے سر سے یہ تہمت اٹھا دی جائے کہ گویا نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ ایک زمانہ گذر گیا کہ میرے پنجوقت کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسولؐ کو شناخت کریں اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کریں"

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۷۱-۷۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے ہمارے ربّ!

ہمیں ہر لمحہ یہ خیال تڑپاتا ہے کہ کسی طرح تیرے بندے جلد تیری گود میں واپس آجائیں

اے خدا تو ہماری کوششوں میں برکت ڈال اور فرشتوں کے نزول سے ہماری مدد فرما

ہم نے ایک آواز سنی جو ہمیں کہتی ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور تمہیں خدا کی طرف لے جانے کیلئے آئی ہوں

وہ اکیلی آواز آج لاکھوں انسانوں کی آواز بن کر ساری دنیا کے گرد چکر لگا رہی ہے

ارشادات عالیہ سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اے ہمارے ربّ! ہم نے ایک ایسی آواز سنی جو نہایت شیریں اور پیاری ہے اور اسلام کی ہمدردی اور غمخواری سے لبریز ہے۔ یہ وہ آواز ہے جو ہمیں کہتی ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور تمہیں خدا کی طرف لے جانے کے لیے آئی ہوں یہ وہ آواز ہے جس نے ہمیں نورِ فراست عطا کیا جو صرف اسلام کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ وہ آواز ہے جس نے ہمارے دلوں میں توحیدِ حقیقی اور عظمتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قائم کیا۔ یہ وہ پیاری آواز ہے جس نے ہمیں علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین دلایا اور ہمیں اس ایمان پر قائم کیا کہ قرآن کریم نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری شریعت ہے بلکہ ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ ہے۔ انسان کی نجات کی سب راہیں اسی سرچشمہ سے نکلتی ہیں۔ خدا تعالےٰ تک پہنچانے والا ہر راستہ قرآن کریم کے نور ہی سے منوّر ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ہم نے اس آواز کو سنا، ہم اس منادی پر ایمان لائے، ہم نے اِس حقیقت کو جانا اور اس صداقت کو پہچانا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ..... آخری فتح اسلام کو ہوگی، تمام شیطانی قوتیں پسپا ہو جائیں گی، اسلام کا سورج تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور ہر ملک میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہوگا۔ دوسرے سب جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے ..... وہ اکیلی آواز آج لاکھوں انسانوں کی آواز بن کر ساری دنیا کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اے ہمارے ربّ! ہم نے ان واقعات میں تیرے قادرانہ تصرفات کو دیکھا اور ہم اس یقین پر قائم ہوئے کہ جو تجھ سے چمٹ جاتا ہے وہی سب کچھ پا لیتا ہے اور جو تجھ سے دُور رہتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اے ہمارے رب! ہم تیرے حقیر اور عاجز بندے ہیں، ہم تیرے کمزور اور بیکس بندے ہیں، ہم تیرے بے یار و مددگار بندے ہیں ہم تیرے بے زر اور بے مال بندے ہیں، ہم تیرے قدموں کو پکڑتے ہوئے اور تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اے خدا تو ہماری ان حقیر کوششوں کی کم مائیگی اور کمزوری کی حالت کی طرف نہ دیکھ اس جذبہ کو دیکھ جو ہمارے دلوں میں سمندروں کی طرح موجزن ہے، ہمیں ہر لمحہ یہ خیال تڑپاتا ہے کہ کسی طرح تیرے بندے جلد تیری گود میں واپس آجائیں۔ وہ ایک لمحہ بھی شیطان کی گود میں نہ رہیں۔ اے خدا تو ہماری ان کوششوں میں برکت ڈال اور آسمان سے فرشتوں کے نزول سے ہماری مدد فرما"۔ آمین۔

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت طیبہ کے دلگداز پہلو:

پاکیزہ زندگی اور پُرتاثیر دعائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

نسیان کا علاج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ خاکسار نے حضور ..... سے عرض کی کہ مجھے نسیان کی بیماری بہت غلبہ کر گئی ہے اس پر حضور ..... نے فرمایا ربّ کل شیء خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھا کرو الحمد للہ کہ اس سے بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ مرزا محمد دین صاحب لنگروال ضلع گورداسپور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں اپنے بچپن سے (حضرت اقدس .... ناقل) کو دیکھتا آیا ہوں اور سب سے پہلے میں نے آپ کو مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا جبکہ میں بالکل بچہ تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے پھر جب صبح کی اذان ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کیلئے مسجد میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔ نماز کبھی خود کراتے کبھی میاں جان محمد امام مسجد کراتا نماز سے آکر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے۔ میں نے آپکو مسجد میں سنت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ سنت گھر پر پڑھتے تھے....

اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جوش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں حضرت صاحب کے پاس سوتا تھا تو آپ مجھے تہجد کیلئے نہیں جگاتے تھے مگر صبح کی نماز کیلئے ضرور جگاتے تھے اور جگاتے اسطرح تھے کہ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کا ہلکا سا چھینٹا پھوار کی طرح پھینکتے تھے میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آپ آواز دے کر کیوں نہیں جگاتے اور پانی سے کیوں جگاتے ہیں اس پر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے اور فرمایا کہ آواز دینے سے بعض اوقات آدمی دھڑک جاتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ (حضرت اقدس..... ناقل) کا طریق تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے (سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۲۰)

دعاؤں کی تاثیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ غالباً دوسرا یا تیسرا سالانہ جلسہ تھا کہ حضور ایک دن عشاء کی نماز کیلئے مسجد میں تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا کہ مولوی صاحب (غالباً حضرت مولانا نورالدین .... مراد ہیں۔ ناقل) میرے دل میں یہ آیات گزری ہیں کہ

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور یمنعون الماعون

پھر حضور نے ان آیات کی اس قدر تشریح فرمائی کہ حاضرین نے متاثر ہو کر چیخیں مارنی شروع کر دیں بعد ازاں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے سورۃ مریم کی قرأت سے نماز شروع کی۔ اور بحالت نماز بھی ویسا ہی رونے اور چیخنے کا شور پڑا ہوا تھا۔ جو بعد میں کم نظر آیا ہے۔ دوسرے روز (حضرت اقدس .... ناقل) نے تقریر میں فرمایا کہ دعا میں اس قدر اثر ہے کہ اگر کوئی کہے کہ دعا سے پہاڑ چل پڑتا ہے تو میں اسے یقین کروں گا اور اگر کوئی کہے کہ دعا درخت نقل مکانی کر جاتا ہے تو میں اسے سچ مانوں گا۔ ایک مسلمان کے پاس سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار نہیں یہی تو وہ چیز ہے جو انسان کی رسائی خدا تعالیٰ تک کرا دیتی ہے۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۲۳، ۲۴)

قبولیت دعا کا معجزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حافظ نبی بخش صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بوجہ کمزوری نظر (حضرت مولانا نورالدین .... ناقل) کے پاس علاج کیلئے حاضر ہوا (حضرت مولانا نورالدین...) نے فرمایا کہ شاید موتیا اترے گا۔ میں نے دو اور ڈاکٹروں سے بھی آنکھوں کا معائنہ کرایا سب نے یہی کہا کہ موتیا اترے گا۔ تب میں مضطرب و پریشان ہو کر (حضرت اقدس ..... ناقل) کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال عرض کر دیا حضور نے الحمد للہ پڑھ کر میری آنکھوں پر دست مبارک پھیر کر فرمایا "میں دعا کروں گا" اس کے بعد پھر نہ وہ موتیا اترا اور نہ ہی وہ کم نظری رہی اور اس وقت سے خدا کے فضل و کرم سے میری آنکھیں درست رہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حافظ صاحب اچھے معمر آدمی ہیں اور اس عمر کو پہنچ چکے ہیں جن میں اکثر لوگوں کو موتیا بند کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۲۳)

نماز میں توجہ قائم کرنے کا طریق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سیٹھی غلام نبی صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نماز میں آنکھیں کھول کر توجہ قائم نہیں رہتی۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ آنکھوں کو خوابیدہ رکھا کرو۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ (حضرت اقدس ..... ناقل) کا بھی یہی طریق تھا۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۱۹)

عربی سیکھنے کا گر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو عربی زبان سیکھنی چاہیئے اور صحیح طریق کسی زبان کے سیکھنے کا یہ نہیں ہے کہ پہلے صرف و نحو پڑھی جائے بلکہ بہتر طریق یہ ہے کہ اسے بولا جائے بولنے سے ضروری صرف و نحو خود آ جاتی ہے چنانچہ اس لئے اس خاکسار کو ۱۸۹۵ء میں حضرت صاحب نے قریباً ایک ہزار فقرہ عربی کا مع ترجمہ کے لکھوایا۔ روزانہ پندرہ بیس کے قریب فقرے لکھوا دیتے اور دوسرے دن سبق سنکر اور لکھوا دیتے" (سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۱۷)

کیا طوطا حلال ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور سے کسی بچہ نے پوچھا کہ کیا طوطا حلال ہے۔ مطلب یہ تھا کہ کیا ہم طوطا کھانے کیلئے مار لیا کریں۔ حضور نے فرمایا میاں حلال تو ہے مگر کیا سب جانور کھانے کیلئے ہی ہوتے ہیں؟ مطلب یہ تھا کہ خدا نے سب جانور صرف کھانے ہی کیلئے پیدا نہیں کئے بلکہ بعض دیکھنے کیلئے اور دنیا کی زینت اور خوبصورتی کیلئے بھی پیدا کئے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک دفعہ (حضرت اقدس .... ناقل) نے مجھ سے بھی یہی فرمایا تھا کہ سارے جانور نہیں مارا کرتے کیونکہ بعض جانور خدا نے زینت کے طور پر پیدا کئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ مارچ

یوم الفرقان

بیعتِ اُولیٰ کی صحیح تاریخ کے بارے میں ایک تحقیقی جائزہ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اس موضوع پر پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور ان کے مقالے الفرقان، خالد اور مصباح میں چھپ چکے ہیں۔ امسال ۲۳ مارچ کے خصوصی دن کے خاص نمبر کے لئے موصوف نے الفضل کے لئے اسی موضوع پر قلم اٹھایا ہے (ادارہ)

سلسلہ احمدیہ میں بیعت اُولیٰ کی تاریخی اہمیت

سلسلہ احمدیہ میں لدھیانہ کی بیعت اولیٰ کو جو تاریخی اہمیت حاصل ہے وہ کسی احمدی سے قطعاً پوشیدہ نہیں۔ اور یہ مسلّمہ امر ہے کہ یہ اہم واقعہ (جس نے آئندہ چل کر مذہبی دنیا پر ایک ہمہ گیر اور انقلاب انگیز اثر ڈالا) مارچ ۱۸۸۹ء میں پیش آیا جبکہ حاجی الحرمین الشریفین حضرت حکیم الامت مولانا حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی نے حضرت اقدس ..... کے دستِ مبارک پر سب سے پہلے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ علاوہ ازیں اس پر بھی اتفاقِ رائے ہے کہ اس آسمانی اور بابرکت تقریب کے پہلے روز چالیس قدوسیوں کا پاک نہاد، صاف باطن اور خوش نصیب قافلہ بیعت امام الزمان کر کے داخلِ سلسلہ ہوا تھا۔ مگر اس بیعت اولیٰ کا آغاز شمسی و قمری اعتبار سے کس معین تاریخ کو ہوا؟؟

اس مختصر تحقیقی مقالہ میں اس اہم موضوع پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

بنیادی تحقیق کے لئے روشنی کا مینار

میرے نزدیک اس خالص علمی مسئلہ میں تحقیق و تفحص کے ذریعہ سے کسی نتیجہ خیز اور صحیح منزل کو پانے کے لئے مندرجہ ذیل بہترین مشعل راہ اور روشنی کے مینار ہیں۔

اوّل۔ حضرت اقدس ..... نے ایک طرف اپنے اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء میں بیعت پر مستعد اصحاب کے لئے یہ اعلانِ عام فرمایا کہ:۔

"تاریخ ہذا سے جو ۴ مارچ ۱۸۸۹ء ہے ۲۵ مارچ تک یہ عاجز لدھیانہ محلہ جدید میں مقیم ہے اس عرصہ میں اگر کوئی صاحب آنا چاہیں تو لدھیانہ میں ۲۰ تاریخ کے بعد آجاویں"

(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۵ حاشیہ مرتبہ حضرت میر قاسم علی صاحب)

دوسری طرف حضرت اقدس ..... نے حکیم الامت حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو خصوصی ہدایت فرمائی کہ:۔

"بجائے بیس کے بائیس کو آپ تشریف لاویں

..... یہ عاجز ارادہ رکھتا ہے کہ ۱۵ مارچ ۱۸۸۹ء کو دو تین روز کے لئے ہوشیارپور جاوے اور ۱۹ مارچ یا ۲۰ مارچ کو بہرحال واپس آجاؤں گا۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۶۲ مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی مدیر الحکم)

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس ..... کا منشاء مبارک بائیس مارچ کے بعد سلسلہ بیعت کے آغاز کا تھا ورنہ حضرت اقدس حضرت مولوی صاحب کو جو ان دنوں جموں میں قیام فرما تھے جموں سے بائیس مارچ کو پہنچنے کا حکم نہ دیتے بلکہ ۲۲ مارچ سے پہلے وارد لدھیانہ ہونے کی تاکید فرماتے خصوصاً اس لئے بھی کہ حضرت مولوی صاحب نے ایک عرصہ سے حضور کی خدمت میں عرض کر رکھا تھا کہ جب حضور کو جنابِ الٰہی سے بیعت کا اذن ہو تو سب سے پہلے بیعت آپ کی لی جائے اور حضورؑ اس درخواست کو ازراہ شفقت قبول بھی فرما چکے تھے۔

دوم:۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب سنوری سیدنا حضرت اقدس ..... کے نہایت جلیل القدر اور مشہور صحابی سرخ چھینٹوں کے کشفی نشان کے حامل، براہین احمدیہ کی طباعت میں مخلص معاون اور مشہور سفر ہوشیارپور ۱۸۸۶ء میں حضرت اقدس ..... کے خصوصی خادم تھے۔ حضور نے اپنے قلم مبارک سے ازالہ اوہام میں ان کے لئے بہت تعریفی کلمات لکھے ہیں۔ حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلاء جنبش نہیں لا سکتا وہ متفرق وقتوں میں دو دو تین تین ماہ تک بلکہ زیادہ بھی میری صحبت میں رہا ..... یہ نوجوان درحقیقت اللہ اور رسولؐ کی محبت میں ایک خاص جوش رکھتا ہے۔ الغرض میاں عبداللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبوں میں سے ہے"۔

(ازالہ اوہام طبع اوّل صفحہ ۷۹۶)

حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ نے بیعت اولیٰ میں چھٹے نمبر پر بیعت کی اور جیسا کہ آپ فرماتے ہیں جہاں دوسرے مبائعین کو حضور کے حکم سے شیخ حامد علی صاحب نے کمرۂ بیعت میں جانے کی آواز دی حضورِ انور نے خود آپ کو نام لے کر بلایا تھا

(الفضل ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

اسی شان کے خدانما بزرگ اور حضرت اقدس ..... منتخب محب کا واضح اور قطعی بیان یہ ہے کہ:۔

"پہلے دن جب آپ نے بیعت لی تو وہ تاریخ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء تھی"۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل طبع دوم صفحہ ۷۷ مرتبہ حضرت قمرالانبیاء طبع اوّل ۱۰ دسمبر ۱۹۲۳ء طبع ثانی ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء)

سوم:۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (عرفانی) کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کا مقام سلسلہ احمدیہ کے پہلے صحافی اور پہلے مؤرخ کے لحاظ سے نہایت بلند ہے حضرت عرفانی گو پہلے دن بیعت سے مشرف نہیں ہوئے تھے مگر وہ ان ایام میں لدھیانہ میں تھے اور انہیں دنوں داخلِ بیعت ہو گئے تھے۔ حضرت شیخ صاحب موصوف بھی حضرت مولانا عبداللہ سنوری کی تائید میں یہ نظریہ رکھتے تھے کہ بیعت کا اصل دن ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہی ہے۔

(حیات احمد جلد سوم صفحہ ۲۸)

چہارم:۔ حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود کی قطعی رائے تھی کہ بیعت اولیٰ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوئی تھی بلکہ حضورؓ نے صرف اسی بنا پر ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کا دن جلسہ مصلح موعود لدھیانہ کے لئے مقرر فرمایا اور پھر اس میں بنفس نفیس شرکت کی اور اپنے روح پرور خطاب کی ابتدا ہی ان مبارک کلمات سے فرمائی کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس شہر لدھیانہ میں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت (اقدس..... ناقل)..... نے بیعت لی تھی"۔ (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

پنجم:۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا مسلک بھی اسی کے مطابق تھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"سیدنا حضرت (اقدس..... ناقل) نے لدھیانہ کے مقام پر سب سے پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لی تھی اور جماعت احمدیہ کا قیام معرض وجود میں آیا تھا"۔ (الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۵۹ء ص۲)

ششم:۔ دارالبیعت لدھیانہ میں ۱۹۱۶ء سے ۱۹۴۷ء تک جو کتبہ بطور یادگار نصب رہا اس پر بھی ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہی کی تاریخ ثبت تھی"۔ (ریویو آف ریلیجنز اردو جون جولائی ۱۹۴۳ء ص۲۶ تا ص۳۹)

ہفتم:۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کے زمانہ خلافت کے آخری دور میں "یوم مسیح موعود" کی بنیاد پڑی اور ساتھ ہی حضور کی اجازت و استصواب کے بعد مرکز احمدیت سے مسلسل اعلان کیا گیا کہ بیعت اولیٰ کی تاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہے (الفضل ۴ امان/مارچ ۱۹۵۸ء/۱۳۳۷ ہش ص۱)

ہشتم:۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے (سلسلہ احمدیہ کے نامور مؤلف و محقق) کی قطعی رائے بھی اسی تاریخ کے حق میں تھی۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب "لائف آف احمد" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

THE FORMAL INITIATION BEGAN ON MARCH 23 AD, 1889 (10TH RAJAB, 1306 A.H.)

نہم:۔ خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے یوم جمہوریہ پاکستان کے موقع پر ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء کو ایک مضمون سپرد قلم کیا جس میں نہ صرف محولہ بالا تاریخ بیعت کی مکمل تائید کی بلکہ یہ نہایت ایمان افروز اور لطیف نکتہ بھی بیان فرمایا کہ:۔

"ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم کے بغیر کوئی پتہ بھی ہل نہیں سکتا۔ پس اس لحاظ سے کوئی واقعہ اتفاقی نہیں ہے بلکہ ہر کام ہر حادثہ اور ہر سانحہ اللہ تعالیٰ کے علم اور عظیم حکمت کے ماتحت وقوع پذیر ہوتا ہے۔ الٰہی تصرفات میں سے یہ عجیب تصرف ہے کہ ۲۳ مارچ کو ہی اس زمانہ کے مامور نے روحانی جماعت کا عملی طور پر سنگ بنیاد رکھا اور اسی تاریخ کو مادی دنیا میں ارض مقدسہ (پاکستان) بننے پر اس کے جمہوریہ اسلامی قرار پانے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ بہرحال جماعت احمدیہ کے لئے ۲۳ مارچ کی تاریخ نہایت ہی اہم اور خوشی کی تاریخ ہے"۔

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۵۷ء ص۵ کالم ۴)

سیدنا المصلح الموعود کی ہدایت خاص حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کے چشمدید بیان) حضرت عرفانی کے تائیدی نظریہ حضرت مصلح الموعود کے واضح فرمان حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی حتمی رائے دارالبیعت کے یادگاری کتبہ اور جماعت احمدیہ کے اجماعی مسلک سے سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہی کو جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔

تصویر کا دوسرا رُخ

اب تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو۔ بعض محرکات و عوامل کا تجزیہ کیجئے جو اس صاف اور ڈیڈوک نتیجہ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں اس تعلق میں بنیادی طور پر دو امور پیش کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ قدیم رجسٹر بیعت میں مندرج تاریخ۔

۲۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کا بیان فرمودہ قمری اور شمسی تاریخوں میں عدم موافقت اول الذکر سے بظاہر اس خیال کو بہت تقویت حاصل ہوتی ہے کہ سلسلہ بیعت دراصل ۲۱ مارچ ۱۸۸۹ء سے جاری ہو چکا تھا۔ اور قادیان کانگڑہ، غوث گڈھ مالیر کوٹلہ، شاہ پور، کڑیانہ جھینٹ اور لدھیانہ وغیرہ کے چھیالیس ۴۶ بزرگ بیعت ہو چکے تھے۔

ثانی الذکر امر یہ بھاری شبہ ڈالتا ہے کہ بیعت اولیٰ کی ابتداء ۲۱ تا ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کی بجائے ۲۲ مارچ کو ہوئی تھی کہ مشہور مصری فاضل محمد مختار پاشا کی تقویم "التوفیقات الہامیہ" سے ثابت ہوتا ہے کہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن تھا۔

قدیم رجسٹر بیعت پر ایک طائرانہ نظر

قدیم رجسٹر بیعت جو تاریخ احمدیت کی مقدس دستاویز اور بیعت اولیٰ کے دور کی نہایت بیش قیمت یادگار ہے آج تک خلافت لائبریری ربوہ میں محفوظ ہے۔ یہ رجسٹر حضرت اقدس مسیح موعود کے حکم سے تیار کیا گیا تھا اور اس کا نام "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت" تجویز فرمایا گیا۔ اس رجسٹر کی تحریر مختلف ہاتھوں میں رہی۔ بعض نام حضرت اقدس..... نے اپنے قلم سے لکھے بعض حضرت مولانا نورالدین صاحب اور دوسرے بزرگوں نے۔ اس رجسٹر کا پہلا ورق چونکہ ضائع ہو چکا ہے اس لئے اس کے ابتدائی ناموں کا پتہ نہیں چلتا۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پہلی بار اس کے ابتدائی ۱۶۲ اندراجات اپنی کتاب سیرۃ المہدی حصہ سوم میں شائع فرمائے تو اس کے پہلے آٹھ نام بعض زبانی اور مستند روایات سے قیاساً درج کر کے اس کے پہلے نمبر پر ۱۹ رجب ۱۳۰۶ھ ش ۲۱ مارچ ۱۸۸۹ء کی تاریخوں کا اس لئے اضافہ فرمایا کہ رجسٹر میں سینتالیس نمبر پر پہلی تاریخ جو بطور یادداشت درج تھی وہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ ش اور ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء تھی۔

سیرۃ المہدی حصہ سوم کی فہرست سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ۱۹ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۸۸۹ء یوم البیعت تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ جیسا کہ حال ہی میں بیرون پاکستان کے ایک فاضل دوست نے راقم الحروف کے نام اپنے ایک تازہ مکتوب میں لکھا ہے اور زور دیا ہے کہ رجسٹر کی اندرونی شہادت کو کیوں قبول نہیں کیا جاتا؟

بلاشبہ یہ قدیم رجسٹر بیعت ایک مستند وقیع قابل استناد اور ثقہ شہادت سابقون الاولون کے اسماء مبارکہ کی ہے اور کوئی احمدی محقق خواہ وہ کتنی ہی عظیم علمی شخصیت کا حامل ہو اور تاریخ نویسی اور وقائع نگاری میں سند عام کا درجہ حاصل کرے اس سے بے نیاز ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بایں ہمہ قابل غور و فکر پہلو یہ ہے کہ یہ شہادت کس نوعیت کی ہے؟ اگر یہ شہادت اس بات کی ہے کہ سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہونے والے قدیم ترین فدائیوں کے نام اور کوائف کیا تھے تو یہ سو فیصدی درست ہے اور اگر شہادت سے مراد یہ ہے کہ اس سے بیعت کرنے والوں کی ٹھیک ٹھیک عملی تربیت اور صحیح صحیح تاریخ کی نشاندہی ہوتی رہے تو قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جیسے اکابر محققین احمدیت کی رائے میں بھی اس کا جواب یکسر نفی میں ہے حتیٰ کہ سرے سے اس بات کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ اس میں مندرج تواریخ ہجری و شمسی عین بیعت کے وقت لکھی گئی تھیں۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرۃ المہدی حصہ سوم میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بیعت کنندگان کے رجسٹر سے جو مجھے مکرم میر محمد اسحاق صاحب کے ذریعہ دستیاب ہوا ہے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آیا بیعت کے وقت ہی اس رجسٹر میں فوراً اندراج کر لیا جاتا تھا یا کہ بیعت کے بعد چند اسماء اکٹھے درج کر لئے جاتے تھے۔ موخر الذکر صورت میں اس بات کا امکان ہے کہ بوقت اندراج اصل ترتیب سے کسی قدر اختلاف ہو جاتا ہو بلکہ بعض اندراجات سے شبہ ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات ایسا ہو جاتا تھا کیونکہ بعض صورتوں میں زبانی روایات اور اندراج میں کافی اختلاف ہے"۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۱۴۲)

"کافی اختلاف" کی بعض نہایت واضح مثالیں

حضرت قمرالانبیاء (نور اللہ مرقدہ) نے مندرجہ بالا تحریر میں جس "کافی اختلاف" کی طرف نہایت اجمالی مگر بلیغ رنگ میں اشارہ فرمایا ہے اس کی بعض نہایت واضح مثالیں بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ حضرت ام المومنین، حضرت سیدنا المصلح الموعود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور دوسرے اکابر سلسلہ اس رائے پر متفق ہیں کہ پہلے دن چالیس بزرگوں نے بیعت کی تھی۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص۱۸ سیرت مسیح موعود از حضرت مصلح موعود سلسلہ احمدیہ ص۲۹ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب "ذکر حبیب ص۹ مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی) اس مسلمہ حقیقت کے باوجود رجسٹر بیعت کے ابتدائی اوراق میں چالیس کے بجائے چھیالیس نام لکھے ہیں:۔

۲۔ رجسٹر بیعت میں تینتالیس ۴۳ ویں نمبر پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا اسم گرامی و نام نامی درج ہے حالانکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی (بروایت حضرت مولانا عبداللہ صاحب سنوری) نے لکھا ہے کہ "بیعت اولیٰ کے دن مولوی عبدالکریم صاحب وہیں موجود تھے مگر بیعت نہیں کی"۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول طبع دوم ص۷۸)

۳۔ دنیائے احمدیت کے نہایت ممتاز، مخلص

لہ خدا کی قادرانہ تجلیات کا یہ بھی عجیب نظارہ ہے کہ قرارداد پاکستان ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء اسی کو پاس کی گئی تھی (فتبارک اللہ احسن الخالقین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فدائی بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے عاشق صادق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی سوانح اور روایات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت اقدس نے بیعت کے لئے اشتہار دیا تو اگرچہ منشی روڑا خان صاحب اشتہار بیعت ملتے ہی لدھیانہ روانہ ہو گئے تھے اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور حضرت میاں محمد خاں صاحب کپورتھلوی دوسرے دن چل کر تیسرے دن صبح لدھیانہ پہنچے۔ مگر کپورتھلہ کی ان تین بلند پایہ شخصیتوں نے بیعت اولیٰ کے پہلے روز ہی بیعت کر لی تھی۔ پہلے حضرت منشی روڑا خاں صاحب بیعت ہوئے پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحب بعد ازاں حضرت محمد خان صاحب (اصحاب احمد جلد چہارم طبع اوّل صـ۹۱) مگر اس واقعہ کے برعکس رجسٹر بیعت میں ۲۰ مارچ کی تاریخوں کے تحت ہمیں صرف حضرت منشی روڑا خان صاحب کا نام ملتا ہے اور بقیہ دو عشاقِ مسیح کے مبارک اسماء ۲۳ مارچ میں درج کئے گئے ہیں۔

ایک اہم سوال اور اس کا جواب

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان عالی مقام مجسم اخلاص اور سرتاپا فدائیت وجودوں اور شمع مسیح کے زندۂ جاوید اور بے مثال پروانوں کی واقعاتی شہادتوں اور رجسٹر بیعت کے اس حیرت انگیز اور بالکل کھلے کھلے تفاوت و اختلاف کی آخری وجہ کیا ہے؟ اور کیا ان میں مطابقت کی کوئی صورت ممکن ہے؟

یہ ناچیز جواباً عرض کرتا ہے کہ اگر گہری تحقیق سے کام لیا جائے تو یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ رجسٹر بیعت کے اندراجات کی اصل اور بنیادی ترتیب بیعتِ اولیٰ کے مبائعین کی عملی بیعت کے اعتبار سے نہیں بلکہ قبل از وقت بیعت کی اطلاع دینے والوں یا بیعت کی خاطر حضرت اقدس..... کی خدمت میں لدھیانہ پہنچ جانیوالوں کے اعتبار سے ہے۔ یہ محض قیاسی یا اجتہادی امر نہیں بلکہ اس کا سراغ براہ راست سیدنا حضرت اقدس..... کے اس اشتہار سے بخوبی ملتا ہے جو حضور نے بیعتِ اولیٰ سے قبل فرمایا اور جس میں رجسٹر بیعت کی غرض و غایت پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی۔

چنانچہ حضرت اقدس..... نے اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء میں بیعت کے لئے مستعد اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"اے اخوانِ مومنین (ایدکم اللہ بروح منہ) آپ سب صاحبوں پر جو اس عاجز سے خالصاً للہ بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں واضح ہو کہ بالقاءِ ربِ کریم جلیل (جس کا ارادہ ہے کہ مسلمانوں کو انواع و اقسام کے اختلافات اور غِل اور حقد اور نزاع اور فساد اور کینہ اور بغض سے جس نے ان کو بے برکت و نکما کر دیا ہے نجات دے کر

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔

کا مصداق بنا دے)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض فوائد و منافع بیعت کہ جو آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں اس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت و سکونت مستقل و عارضی اور کسی قدر کیفیت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پاویں اور پھر جب وہ اسماء مندرجہ کسی تعدادِ موزوں تک پہنچ جائیں تو ان سب ناموں کی ایک فہرست تیار کر کے اور چھپوا کر ایک ایک کاپی اس کی تمام بیعت کرنے والوں کی خدمت میں بھیجی جائے اور پھر جب دوسرے وقت میں نئی بیعت کرنے والوں کا ایک معتد بہ گروہ ہو جائے تو ایسا ہی ان کے اسماء کی بھی فہرست تیار کر کے تمام مبائعین یعنے داخلین بیعت میں شائع کی جائے اور ایسا ہی ہوتا رہے جب تک ارادۂ الٰہی اپنے اندازہ مقررہ تک پہنچ جائے..... مگر چونکہ یہ کارروائی بجز اس کے بآسانی و صحت انجام پذیر نہیں ہو کہ خود مبائعین اپنے ہاتھ سے خوشخط قلم سے لکھ کر اپنا تمام پتہ و نشان بتفصیل مندرجہ بالا بھیج دیں اس لئے ہر صاحب کو جو صدق دل اور خلوص نامہ سے بیعت کرنے کے لئے مستعد ہیں تکلیف دی جاتی ہے کہ وہ بتحریر خاص اپنے پورے پورے نام و ولدیت و سکونت مستقل و عارضی وغیرہ سے اطلاع بخشیں یا اپنے حاضر ہونے کے وقت یہ تمام امور درج کرا دیں۔

(تبلیغ رسالت جلد اوّل صـ۱۵۲)

حضور انور کے محولہ بالا الفاظ سے ایک گم شدہ کڑی پر اطلاع ملتی ہے اور یہ صداقت نمایاں ہو کر ابھر آتی ہے کہ رجسٹر بیعت میں ناموں کا اندراج بیعت اولیٰ کے انعقاد سے بھی قبل شروع کیا جا چکا تھا لہٰذا یہ سمجھنا کہ اس رجسٹر میں عین بیعتِ اولیٰ کے وقت یا اس کے دوران یا معاً بعد اندراج ہوا یا اس میں درج شدہ تاریخ لازماً بیعت کی تاریخ ہو گی (جہاں تک بیعت اولیٰ کے پہلے دن کا تعلق ہے) یقیناً صحیح نہیں ہو سکتا ہاں استثنائی طور پر یہ ضرور ممکن ہے کہ کسی بزرگ کی لدھیانہ پہنچنے، بیعت سے مشرف ہونے اور رجسٹر میں اس کے اندراج کی تاریخ ایک ہی ہو مگر یہ ایک اتفاقی چیز ہے جس کو ہر کیف کلیہ کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

سربستہ راز کا انکشاف

اس وضاحت سے یہ عقدہ لاینحل اور سربستہ راز بھی خود بخود منکشف ہو جاتا ہے کہ رجسٹر بیعت میں پہلے دن کی تاریخ میں بیعت کرنے والے چالیس بزرگوں کی بجائے چھیالیس بزرگوں کا کیوں ذکر ہے؟

● اور جب حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پہلے دن بیعت ہی نہیں کی تو پہلی تاریخ میں ان کا نام کیسے درج ہو گیا؟

● اسی طرح جب کپورتھلہ کے تینوں بزرگوں نے پہلے ہی دن بیعت کا اکٹھا شرف حاصل کیا تھا تو ان کے نام مبارک ۲۱ اور ۲۳ مارچ کی دو الگ الگ تاریخوں میں کیوں لکھے گئے؟۔

یہ اور اس نوعیت کی سب الجھنیں، دشواریاں اور پیچیدگیاں حضرت اقدس..... کے مندرجہ بالا وضاحتی اشتہار کی برکت سے بیک جنبشِ قلم ختم ہو جاتی ہیں اور گویا دن چڑھ جاتا ہے اور اب ہم اس کی بدولت یقین کی فولادی چٹان پر کھڑے ہو کر بلا تامل بتا سکتے ہیں کہ رجسٹر بیعت کے ابتدائی اوراق تو محض یہ راہ نمائی کرتے ہیں کہ کون کون سے بزرگوں نے بیعت پر آمادگی کی اطلاع دی۔ یا بیعت کی خاطر بیعت اولیٰ کے انعقاد سے قبل لدھیانہ تشریف لے آئے یہی اور صرف یہی وجہ ہے کہ ۲۳ مارچ سے قبل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سمیت لدھیانہ آنے والے چھیالیس بزرگوں کے نام ریکارڈ کئے گئے بعینہٖ اسی حکمت سے حضرت منشی روڑا خاں صاحب کا نام ان کے ورودِ لدھیانہ کے بعد ۲۱ مارچ کو اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور حضرت محمد خاں صاحب کے اسماء مبارکہ ۲۳ مارچ کو درج رجسٹر کئے گئے۔

اس وضاحت سے ضمناً یہ بھی ثبوت ملتا ہے کہ منشی ظفر احمد صاحب نے اپنے بیان کے مطابق لدھیانہ پہنچتے ہی بیعت اولیٰ کے پہلے

● رہائشی پلاٹس
● مکانات ۔ اور
● زرعی اراضی
کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے
چشم براہ
صدیق
اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ چوک ۔ ربوہ
چوہدری محمد صدیق
فون دفتر ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون: ۶۱۷۰۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز دوسرے مخلصین کپورتھلہ کے ساتھ بیعت کی تھی اس لئے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کی جو تاریخ ان کے نام کیساتھ مندرج ہے حتمی طور پر وہی تاریخ بیعت اولیٰ کے آغاز کی ہے۔

المختصر!! رجسٹر بیعت کے ابتدائی اوراق کی فہرست ہرگز ہرگز مبائعین کی واقعاتی ترتیب و تاریخ کے مطابق تیار و مرتب نہیں ہوئی لہٰذا ۱۹ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۱ مارچ کو بیعت اولیٰ کا دن قرار دینے کا کوئی جواز نہیں۔

قمری شمسی تاریخوں میں مطابقت کا پیچیدہ مسئلہ اور اس کا آسان حل

کہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب سنوری نے بیعت اولیٰ کی قمری تاریخ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ اور شمسی تاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء معین کی ہے۔ حالانکہ التوفیقات الالہامیۃ کی رو سے ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن بنتا ہے۔ اس صورت میں آیا قمری تاریخ کو درست سمجھا جائے یا شمسی تاریخ پر اعتماد کیا جائے؟؟

اس ضمن میں یہ عاجز محض خدا کے فضل و کرم سے علیٰ وجہ البصیرت اس رائے پر قائم ہے کہ حضرت مولانا سنوری کی دونوں بیان فرمودہ تاریخیں ہی صحیح ہیں اور اگر کوئی "سہو" یا غلطی ہے تو وہ مصری تقویم "التوفیقات الالہامیۃ" کی ہے جس میں ۱۳۰۶ھ کے جمادی الثانی کو انتیس دن کا شمار کر کے یکم رجب ۱۳۰۶ھ کو ۳ مارچ ۱۸۸۹ء سے شروع کیا گیا ہے جو واقعہ کے خلاف ہے۔ حق یہ ہے کہ اس سال جمادی الثانی انتیس ۲۹ کی بجائے تیس ۳۰ کا تھا اور یکم رجب ۱۳۰۶ھ کو ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کی اور ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کی تاریخ تھی جیسا کہ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر (بیعت ۱۸۹۱ء وفات ۲۸ جولائی ۱۹۴۰ء) کی مشہور و معروف "ایک سو پچیس برس کی جنتری" سے ثابت ہے یہ جنتری حضرت اقدس ..... کے عہد مبارک میں یکم ستمبر ۱۹۰۶ء کو اشاعت پذیر ہوئی تھی اس جنتری کے صفحہ ۲۱ پر مارچ ۱۸۸۹ء کا عیسوی، ہجری، فصلی اور بکرمی کیلنڈر حسب ذیل صورت میں درج ہے۔

اب تحقیق طلب صرف یہ دوسرا امر رہ جاتا ہے

احمد موٹر ٹریڈرز آٹو موبائل انجینئر

فون ۴۰۴۴۵

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش اور ہالنگ، ڈنٹنگ، پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرماویں

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

موتیا بند کورس

CATARACT COURSE

CATARACT CURE (۴ کیپسولز)
CATARACT TABS (۲۴ ٹیبلٹس)
CATARACT POWDERS (۵ پڑیاں)
CATARACT DROPS (15 ML)

چالیس روزہ کورس قیمت ۶۰/- ڈاک خرچ ۵/-

لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

شیزان پیش کرتے ہیں

نیا ذائقہ

جواں دل، جواں دم، جوانوں کا شوق

زنجبیل

بھوک بڑھائے پیاس بجھائے

زود ہضم ادرک، مفرح لیمو اور مقوی چاشنی کا ایک پر لطف اور پر تاثیر مشروب

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔ بند روڈ۔ لاہور

adcom 396 35

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۸۸۹ء سنہ ۱۳۰۶ھ سنہ ۱۲۹۶ف سمت سنہ ۱۹۴۵ء

یوم	مارچ	جمادی الثانی رجب	پھاگن فصلی	پھاگن سمت
جمعہ	۱	۲۸	۱۴	۱۵ بدی
شنبہ	۲	۲	۱۵	سدی
یک شنبہ	۳	۳۰	۱۶	۲
دوشنبہ	۴	رجب	۱۷	۳
سہ شنبہ	۵	۲	۱۸	۴
چہار شنبہ	۶	۳	۱۹	۵
پنجشنبہ	۷	۴	۲۰	۶
جمعہ	۸	۵	۲۱	۷
شنبہ	۹	۶	۲۲	۸
یک شنبہ	۱۰	۷	۲۳	۹
دوشنبہ	۱۱	۸	۲۴	۱۰
سہ شنبہ	۱۲	۹	۲۵	۱۱
چہار شنبہ	۱۳	۱۰	۲۶	۱۲
پنجشنبہ	۱۴	۱۱	۲۷	۱۳
جمعہ	۱۵	۱۲	۲۸	۱۴
شنبہ	۱۶	۱۳	۲۹	۱۵
یک شنبہ	۱۷	۱۴	۳۰	۱۶
دوشنبہ	۱۸	۱۵	چیت	بدی چیت
سہ شنبہ	۱۹	۱۶	۲	۲
چہار شنبہ	۲۰	۱۷	۳	۳
پنجشنبہ	۲۱	۱۸	۴	۴
جمعہ	۲۲	۱۹	۵	۶
شنبہ	۲۳	۲۰	۶	۷
یک شنبہ	۲۴	۲۱	۷	۸
دوشنبہ	۲۵	۲۲	۸	۹
سہ شنبہ	۲۶	۲۳	۹	۱۰
چہار شنبہ	۲۷	۲۴	۱۰	۱۱
پنجشنبہ	۲۸	۲۵	۱۱	۱۲
جمعہ	۲۹	۲۶	۱۲	۱۳
شنبہ	۳۰	۲۷	۱۳	۱۴
یک شنبہ	۳۱	۲۸	۱۴	۱۵

مندرجہ بالا کیلنڈر کے رو سے صاف کھل جاتا ہے ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو یقیناً ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کی تاریخ تھی۔ پس حضرت مولانا عبداللہ سنوری کی قمری و شمسی تاریخوں میں مکمل موافقت پائی جاتی ہے اور کسی قسم کا تضاد نہیں۔ بنابریں "اختلاف و تضاد کے مفروضہ پر ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو یوم البیعت تجویز کئے جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

حضرت قمر الانبیاء کا ناطق فیصلہ

چنانچہ حضرت قمر الانبیاء صاحب زادہ مرزا بشیر احمد صاحب اپنے ایک حقیقت افروز نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میاں عبداللہ صاحب سنوری نے پہلے دن بیعت کی تاریخ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بیان کی ہے مگر رجسٹر بیعت کنندگان سے پہلے دن کی بیعت ۱۹ رجب اور ۲۱ مارچ ظاہر ہوتی ہے یعنی نہ صرف تاریخ مختلف ہے بلکہ قمری اور شمسی تاریخوں میں مقابلہ بھی غلط ہو جاتا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے میں نے گزشتہ جنتری کو دیکھا تو وہاں سے مطابق زبانی روایت ۲۰ رجب کو ۲۳ مارچ ثابت ہوتی ہے۔ پس یا تو رجسٹر کا اندراج چند دن بعد میں ہونے کی وجہ سے غلط ہو گیا ہے اور یا اس میں چاند کی روایت جنتری کے اندراج سے مختلف ہوئی ہوگی۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۴ مطبوعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ (دی) گتہ
بارعایت خرید نے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور فون ۶۳۸۴۹
گھر۔ ملک عبداللطیف شکوہی فون ۶۲۵۱۶

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۴۸

فون ملز: ۲۷۹۴۶ فون آفس: ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ۔ فیصل آباد
امپورٹر — ایکسپورٹر
لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پالین،
جاذب نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند
— آفس —
ممدر گلی۔ ریل بازار۔ فیصل آباد

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان
خدمت کی راہوں پر رواں دواں : دیرینہ خادم
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون: ۶۳۸
۱۷۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷
چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے والا آگیا

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری ربوہ

آنے والا آگیا جانا نہ دنیا نے اسے
دیکھ کر بھی آہ پہچانا نہ دنیا نے اسے

قادیاں کی پیاری بستی اس کا پائے تخت تھا
حق کی جانب سے وہ اوتار و امامِ وقت تھا

دینِ حق کا اس نے آکر بول بالا کر دیا
چار سُو نورِ محمدؐ سے اُجالا کر دیا

آیا ایسے وقت میں جب ظلمتوں کا زور تھا
عالم کون و مکاں میں بدعتوں کا زور تھا

اس کے آنے سے بہاریں ہی بہاریں آگئیں
ہر طرف رشد و ہدایت کی گھٹائیں چھا گئیں

اپنی خُو بُو میں یقیناً تھا وہ عیسیٰؑ کا مثیل
اس سے ملتا ہو بہو تھا اس کا ہر نقشِ جمیل

تھا مجسم علم و عرفان و ہدیٰ صدق و صفا
وہ غلام و عاشقِ شاہنشہِ ہر دو سرا

دیکھنے والوں نے دیکھا جلوۂ روئے نگار
واہ واہ صبحِ تجلّی وہ نسیمِ خوشگوار

کام جو سونپے گئے اس کو وہ سارے کر گیا
اہلِ حق و صدق کے وارے نیارے کر گیا

السلام اے پیشوا و راہبرِ راہِ ہدیٰ
السلام اے رہنمائے اتقیا و اصفیا

تیرا رتبہ اور شاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے
صدقِ صادق کا نشاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

قُم باذنِ اللہ کی جونہی صدا آئی تری
مُردے زندہ کر گئی لاکھوں مسیحائی تری

عاصیوں کو مژدۂ لاتقنطوا تُو نے دیا
صاحبانِ دل کو ذوقِ آرزو تُو نے دیا

تُو نے دکھلائی فلاحِ دین و دنیا کی سبیل
تو سراپا تھا محمدؐ کی صداقت کی دلیل

تو وہ پانی تھا جو اُترا آسمان سے وقت پر
مدتوں برسا جو ہر ارضِ بلند و پست پر

تیری آمد حق کی اک تدبیر اور تقدیر تھی
اور بشاراتِ سماوی کی صحیح تعبیر تھی

جب ہوا ظاہر ترے مولیٰ کی "رحمت کا نشاں"
نورِ حق سے جگمگا اٹھے زمین و آسماں

اس جہاں میں خود اُسے رسوائی و ذلّت ملی
جس نے بھی چاہی کبھی توہین اور خواری تری

اور تری تائید کا جس نے ارادہ کر لیا
ہو گیا اس کی مدد کو خود کمر بستہ خدا

تیرا دل تھا شاہِ بطحا کی محبت کا اسیر
رات دن تیرا خدا تھا تیرا حامی اور نصیر

حزب ہے تیرا وہ عالمگیر حزبِ آخریں
دین کو دنیا میں جو غالب کرے گا بالیقیں

"وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے"
اور فقط تیرے زمانے کیلئے مکنون تھے

اب لٹائے جا رہے ہیں وہ جہاں میں چار سُو
نورِ قرآں پھیلتا جاتا ہے گھر گھر کُو بکو

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"
سر پہ ان قوموں کے ہوگا جلد اب قرآں کا تاج

تیرے پیرو دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
سوئے کعبہ ہے جھکی رہتی سدا انکی جبیں

دین کو دنیا پہ رکھتے ہیں مقدم ہر گھڑی
کرتے ہیں طاعت ہمیشہ اک امامِ وقت کی

ایک غیر از جماعت محقق کے تاثرات حضرت اقدس ... کے متعلق

(معرفت محترم جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی)

اپنی فغانِ درد سنا کر چلا گیا
خوابِ گراں سے ہم کو جگا کر چلا گیا

کیا کیا کھلے نشان دکھا کر چلا گیا
تھا جسکا انتظار وہ آکر چلا گیا

جو مضحکہ شعار تھے مردہ بنے رہے
وہ جانفزا کلام سنا کر چلا گیا

ہر ہر محاذِ عشق پہ ثابت قدم رہا
تحریکِ کامیاب چلا کر چلا گیا

چھوٹا سا ایک قافلہ ترتیب دے گیا
منزل کا راستہ وہ بتا کر چلا گیا

اجڑے ہوئے چمن میں خزاں کے جواب میں
کانٹوں کو بھی وہ پھول بنا کر چلا گیا

گُل ہو گیا تھا خانۂ اسلام کا چراغ
اپنا لہو وہ اس میں جلا کر چلا گیا

کوہِ گراں بھی جسکے تصور سے ہل گئے
اک ناتواں وہ بار اٹھا کر چلا گیا

ہر ذرہ آفتاب ہے اپنے مقام پر
تفریقِ خاص و عام مٹا کر چلا گیا

آیا تھا علم کے وہ خزانے لئے ہوئے
جو اس کے پاس تھا وہ لٹا کر چلا گیا

طیّب کی اور خبیث کی پہچان ہو سکے
چہروں سے وہ نقاب اٹھا کر چلا گیا

اُسکی سلیس نثر سے دل پاک ہو گئے
اشعار حمد و نعت سنا کر چلا گیا

ویرانۂ حیات کو گلزار کر گیا
رنگِ اثر دعا میں رچا کر چلا گیا

ایک ایک حرف پاک کی تفسیر کر گیا
قرآں کے معجزات دکھا کر چلا گیا

بُت بن کے لوگ رہ گئے اسکے جواب میں
وہ دوستی کا ہاتھ بڑھا کر چلا گیا

اک وہمِ انتظار میں دنیا سے آجتک
لیکن جو آنیوالا تھا آکر چلا گیا

(مدیر محقق شاعر کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دعا پر زندہ ایمان کی آبیاری

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک عظیم کارنامہ

نشان نمائی کے ذریعے دعا کی قبولیت کے درخشندہ ثبوت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملتان

حقیقی اور دائمی نجات خدائے واحد و یگانہ کی ذات پر کامل ایمان اور یقین سے حاصل ہوتی ہے سچا ایمان اور کامل یقین گناہ کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور انسان کو ایک پاک زندگی عطا کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان اپنے خالق کی ابدی جنتوں کا وارث بنتا اور اس کی رضا اور محبت کو حاصل کرتا ہے۔ اور یہی ایک انسان کی زندگی کا اصل مقصود ہے۔

خدا کی معرفت اور اس کی ذات پر حقیقی ایمان پیدا کرنے کے مختلف ذرائع ہیں اور ان میں سے سب سے اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہے۔ گویا دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان دراصل خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان کی ایک فرع ہے حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہی ہے اور خدا کی ہستی اور صفت کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۲۸ تا صفحہ ۲۹)

خدا کے نبی دنیا میں اس کی ذات واحد پر ایمان پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم توحید باری کی منادی کے لئے تشریف لائے اور آپ کے ذریعہ سے دنیا نے جاء الحق و زھق الباطل (حق آگیا اور باطل بھاگ گیا) کا وعدہ پورے ہوتے دیکھا اور۔ واشرقت الارض بنور ربھا کے مطابق زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہوگئی۔ ۳۶۵ خداؤں کے شرک کا مرکز توحید کا مرکز بن گیا۔ یہ سب کچھ ان دعاؤں کا نتیجہ تھا جو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے مخلوق خدا کے لئے تاریک راتوں میں آپ کا دل ہنڈیا کی طرح ابلتا تھا اور ساری ساری رات خدا کے حضور کھڑے ہو کر اس سے دعا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر ان (ظالموں) کو عذاب دے تو یہ آخر تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر انہیں بخش دے تو تو غالب اور حکمتوں والا ہے۔ (مائدہ)

وہ رحمت مجسم قوم کے مظالم سہنے اور لہولہان ہو جانے کے بعد بھی یہ دعا کرتے تھے

میرے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے یہ جانتے نہیں۔ نامعلوم حرا کے غار میں اندھیری راتوں میں اپنی قوم کے لئے کتنی بھاری دعائیں کی ہوں گی — آپ تو اسلام کے معاند رشمن ابوجہل اور عمرؓ کے قبول اسلام کیلئے بھی دعا کرتے تھے تو کیا خدا نے آپ کی دعاؤں کو ضائع کر دیا؟ نہیں! بلکہ ایک دنیا نے ان دعاؤں کا نظارہ دیکھا اور خدا کے ساتھ انکا ایمان پختہ اور تازہ ہوا۔ حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زباں پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا صفحہ)

قبولیت دعا کا یہ ایک ایسا زبردست اور روشن نشان ہے جو ہر زمانہ میں استجابت دعا کے منکرین کے خلاف گواہی دیتا اور مومنوں کے ایمان تازہ کرتا رہے گا۔

لیکن اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے اسکا خدا زندہ خدا اور اس کا رسول زندہ رسول ہے اور اس کی صداقت کے نشانات تازہ بتازہ موجود ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں جب ایمان ثریا پر جا چکا تھا تو امام الزمان نے آکر صحن سینہ میں پھر اس ایمان حقیقی کو قائم کیا حضرت اقدس نے بھی دعا اور اس کی قبولیت کا حربہ ہاتھ میں لیا اور منکرین کو یہ چیلنج دیا کہ۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

کہ اے الٰہی نشانات کے منکر! آ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے نشان دیکھ — اور پھر آپؑ نے قبولیت دعا کے کئی نشان دکھائے پہلے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ مامور زمانہ نے قبولیت دعا کے عملی نمونے پیش کرنے کے علاوہ عملی طور پر بھی دعا اور اسکی قبولیت دنیا سے منوائی اور قبولیت دعا پر تازہ ایمان پیدا کیا حضرت اقدس ..... کی بعثت کا زمانہ اسلام کے لئے دوسروں کے مقابل پر ایک پسپائی کا زمانہ تھا۔ چنانچہ خود مسلمانوں کے بعض طبقے تازہ نشانات و معجزات کے وجود سے منکر ہو کر دین اسلام اور اس کی تعلیم کی رکیک تاویلیں کر رہے تھے۔ نیچری خیالات رکھنے والا طبقہ ان میں پیش پیش تھا جس کے سرکردہ سر سید احمد خاں تھے انہوں نے "الدعاء والاستجابہ" کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا جس میں لکھا کہ استجابت دعا کے یہ معنے نہیں کہ جو کچھ دعائیں مانگا گیا ہے وہ دیا جائے کیونکہ اول ہزاروں دعائیں قبول نہیں ہوتیں حالانکہ خدا نے استجابت دعا کا وعدہ کیا ہے۔

دوسرے استجابت دعا کے مطلق الٰہی وعدہ کے باوجود تقدیر کے خلاف انسان کی دعا قبول نہیں ہوتی — پھر خود ہی سر سید صاحب نے ان دونوں مشکلوں کا حل یہ پیش کیا کہ استجابت دعا سے عبادت کا قبول کرنا مراد لیا جائے گویا استجابت دعا کی حقیقت بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ دعا ایک عبادت ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے اور جس چیز کا ملنا مقدر ہے وہ بہر حال مل ہی جاتی ہے دعا کرنے سے نہیں ملتی ہاں دعا کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان کو صبر اور تسلی حاصل ہو جاتی ہے اور ایسی کیفیت کا دل میں پیدا ہونا ہی لازمہ عبادت ہے یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے انسان کو دعا کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ ضرورت کے وقت مدد مانگنا اس کی فطرت کا خاصہ ہے اس لئے اسے اسکی فطرت کے مطابق یہ حکم دیا کہ جو مانگو خدا سے ہی مانگو۔

مامور زمانہ نے سر سید صاحب کی اس غلطی کا ازالہ اپنی کتاب برکات الدعاء میں کرتے ہوئے دعا اور اسکی قبولیت کی حقیقت بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کوششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبیعہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے۔ تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ کامل کی دعا میں قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں۔ بعض اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔

(برکات الدعا ص)

حضرت اقدس ..... نے برکات الدعا کے علاوہ اپنی دوسری کتب میں بھی مسئلہ دعا اور اس کی استجابت اور حقیقت کو واضح فرمایا۔ آپ نے اس سوال کا بھی جواب دیا ہے کہ کیوں ہزاروں دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور کیوں مقبولین کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

ہر دعا قبول نہیں ہوتی آپ نے فرمایا

"اس کی کئی وجوہ ہیں بڑی وجہ یہ ہے قبولیت دعا کا وعدہ مطلق نہیں ہے۔ بلکہ اس وعدہ کے ساتھ دوسرے وعدہ ولنبلونکم کے مطابق مقبولین پر ابتلا بھی آتے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا کا معاملہ دوستانہ ہوتا ہے کبھی وہ ان کی مانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے۔ پھر قبولیت دعا کیلئے قرآن کریم میں کئی شرائط ہیں اول یہ کہ دعا کرنیوالا کامل درجہ پر متقی ہو دوم۔ ہمت اور توجہ اور استقامت سے دعا کرے سوم کامل اعتقاد اور کامل یقین سے دعا کرے چہارم دعا میں اضطراب ہو۔

حضرت اقدس ..... سر سید احمد صاحب کے جواب میں اُدْعُونِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں دیئے گئے وعدہ استجابت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اس سے مراد معمولی دعائیں نہیں ہیں بلکہ وہ عبادت ہے جو انسان پر فرض کی گئی ہے کیونکہ امر کا صیغہ یہاں فرضیت پر دلالت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ کل دعائیں فرض میں داخل نہیں ہیں ..... ماسوا اس کے خدا تعالیٰ نے دوسری دعاؤں میں قبول کرنے کا وعدہ نہیں کیا بلکہ صاف فرما دیا ہے کہ چاہوں تو قبول کروں اور چاہوں تو رد کروں جیسا کہ یہ آیت قرآن کی صاف بتلا رہی ہے

بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ (انعام)

یعنی جو دعا خدا چاہتا ہے قبول فرماتا ہے ..... اور اگر اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ سے مراد دعا ہی لی جائے تو اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں کہ یہاں دعا سے مراد وہ دعا ہے جو بجمیع شرائط ہو اور تمام شرائط کو دعا میں جمع کر لینا انسان کے اختیار میں نہیں"

حضرت اقدس نے دعا کی قبولیت کی شرائط اور آداب خوبصورت مثالوں سے سمجھائے اور واضح فرمائے ہیں۔

دعا میں جلدی کرنیکی مثال "دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا اس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائے گا باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد روزانہ وہ دانہ گل کے اندر ہی اندر پودہ بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اسکو دیکھ سکتے ہیں اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے ڈالا گیا تھا دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا ..... ایک نادان بچہ اس وقت نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا وہ یہ چاہتا ہے کہ کیوں اس کو پھل نہیں لگتا مگر عقلمند زمیندار اسے خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقع ہے ..... یہی حال دعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما پاتی ہے اور مثمر ثمرات ہوتی ہے جلد باز پہلے تھک کر رہ جاتے ہیں صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۴ ص ۴۱۵)

دعا میں اضطراب کی مثال "دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جائے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جسطرح آتشی شیشے کے نیچے

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اسقاط کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — ہوالشافی — دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشے پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام پر پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا اجل اٹھتا ہے اسطرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اسمیں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنیوالی ثابت ہو جاوے "

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱۵ تا ۴۲۰)

دعا میں استقلال کی مثال " عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی کے دروازے پر مانگنے کیلئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اسکو بھی کچھ شرم آ ہی جاتی ہے خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے تو کیا دعا کرنیوالے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہیئے "

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱۵ - ۴۲۰)

بے محل دعا کی مثال " اللہ تعالیٰ ..... دعا کو رد نہیں کرتا لیکن کسی اور صورت میں پیدا کر دیتا ہے مثلاً ایک زمیندار جس کو ہل چلانے کیلئے بیل کی ضرورت ہے وہ بادشاہ سے جا کر ایک اونٹ کا سوال کرے اور بادشاہ جانتا ہے کہ اس کو دراصل بیل دینا مفید ہوگا اور وہ حکم دیدے کہ اسکو ایک بیل دیدو وہ زمیندار اپنی بیوقوفی سے کہہ دے کہ میری درخواست منظور نہیں ہوئی تو اس کی حماقت اور نادانی ہے لیکن اگر وہ غور کرے تو اس کے لئے یہی بہتر تھا

دوسری مثال " اسی طرح پر اگر ایک بچہ آگ کے سرخ انگارے دیکھ کر ماں سے مانگے تو کیا مہربان اور شفیق ماں یہ پسند کرے گی کہ اسکو آگ کے انگارے دیدے غرض بعض اوقات دعا کی قبولیت کے متعلق ایسے امور بھی پیش آتے ہیں جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دعا کو رد کرا لیتے ہیں "

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۵)

علمی طور پر قبولیت دعا پر ایمان کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے علاوہ حضرت اقدس نے عملی طور پر منکرین دعا کو چیلنج بھی دیا کہ وہ آکر آپ سے قبولیت دعا کے نمونے دیکھیں۔ آپ سرسید صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" اے کہ گوئی گر دعا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قد تہائے حق
قصہ کوتاہ کن بس از ما دعائے مستجاب "

(برکات الدعا صفحہ ۲۸)

ترجمہ:۔ اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اگر دعاؤں میں اثر ہے تو دکھاؤ کہاں ہے پس میری طرف دوڑ کہ میں تجھے سورج کی طرح وہ اثر دکھاؤں۔

خبردار خدا کی قدرتوں کے بھیدوں کا انکار نہ کر اور ہم سے دعائے مستجاب دیکھ لے۔

اسی طرح حضور برکات الدعا میں فرماتے ہیں

" میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے " (برکات الدعا صفحہ ۸)

برکات الدعا میں حضور نے قبولیت دعا کے تجارب میں سے اپنا ایک عظیم الشان تجربہ بطور نشان " نمونہ دعائے مستجاب " کے عنوان سے لکھا ہے جو پنڈت لیکھرام سے متعلق ہے۔ حضرت اقدس نے کرامات الصادقین میں اس نشان کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔

" خدا تعالیٰ نے ایک اللہ اور رسول کے دشمن کے بارے میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے ..... مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی جب میں نے اس پر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائیگا "

(نزول المسیح صفحہ ۱۷۱)

پھر فرماتے ہیں

" اور اسی وقت کہ جب یقینی اور قطعی طور پر مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میری دعا کے قبول ہونے پر آسمان پر یہ قرار پا چکا ہے کہ لیکھرام ایک دردناک عذاب سے قتل کیا جائے گا میں نے اس کتاب برکات الدعا میں سرسید احمد خان کو جو اپنے باطل عقیدہ کے رو سے دعاؤں کے قبول ہونے سے منکر تھا اسطرف توجہ دلائی اور اس کے سامنے اپنی دعا سے لیکھرام کے مارے جانے کی نظیر پیش کی حالانکہ لیکھرام ابھی زندہ پھرتا تھا اور میں نے سید احمد خان کو مخاطب کر کے کتاب برکات الدعا میں لکھا کہ لیکھرام کی موت کیلئے میں نے دعا کی ہے اور وہ دعا قبول ہو گئی سو آپ کے لئے نمونہ کے طور پر یہ دعائے مستجاب کافی ہے مگر اس تحریر پر ہنسی کی گئی کیونکہ لیکھرام ابھی زندہ اور ہر طرح تندرست اور توہین اسلام میں سخت سرگرم تھا ..... غرض یہ عظیم الشان پیشگوئی اس قدر قوت اور عام شہرت کیساتھ پھیلنے کے بعد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو اسطرح پوری ہوئی کہ ایک شخص نے جس کا آج تک پتہ نہیں لگا کہ کون تھا شام کے وقت لاہور کے شہر میں شنبہ کے دن جو عید سے دوسرا دن تھا لیکھرام کے پیٹ میں ایک کاری چھری مار کر دن دہاڑے ایسا غائب ہوا کہ آجتک پھر اس کا پتہ نہ لگا " (نزول المسیح صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴)

ع جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

چند اور مثالیں حضرت اقدس کی قبولیت دعا کے تجارب کی ملاحظہ ہوں حضور فرماتے ہیں۔

" ایک دفعہ خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ نے اپنے کسی اضطراب اور مشکل کے وقت میری طرف خط لکھا کہ میرے لئے دعا کریں چونکہ انہوں نے کئی دفعہ ہمارے سلسلہ میں خدمت کی تھی اسلئے ان کے لئے دعا کی گئی تب منجانب اللہ الہام ہوا۔

" ع چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج "

اس دعا کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ مشکلات ان کے دور کر دیئے "

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷۹ - ۳۸۰)

حضور اپنے متعلق دعا کا ایک اور تجربہ اسطرح تحریر فرماتے ہیں۔

" ایک مرتبہ میں خود بیمار ہو گیا یہاں تک کہ قرب اجل سمجھ کر تین مرتبہ مجھے سورۃ یٰسٓ سنائی گئی مگر خدا تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرما کر بغیر ذریعہ کسی دوا کے مجھے شفا بخشی "

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۳ - ۸۸)

قبولیت دعا کے ایسے بیشمار واقعات حضرت اقدس نے اپنی کتب میں تحریر فرمائے ہیں اور آپ کا قبولیت دعا کے نمونے دکھانے کا چیلنج آج بھی دلوں میں ایمان کو تازہ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا

" میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلا ہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کیلئے ہر وقت تیار ہوں "

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۰)

دعا کرنیوالوں کو حضرت اقدس نے برکت کی یہ دعا دی ہے۔

" مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے ..... مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کیلئے پگھلتی اور تمہاری آنکھیں آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا ..... غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے "

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۶ - ۲۸)

ھو الشافی
مایوس و پریشان مریض
جو ہر قسم کا علاج کروا کر مایوس ہو چکے ہوں اپنے مرض کی مفصل علامات لکھ کر GERMAN اور AMERICAN ہومیوپیتھک ادویات سے بذریعہ خط علاج کروائیں یا خود بذات CLINIC میں تشریف لائیں۔
HOMOEOPATHIC Dr. S. A. RAHMAN R.M.P
ہمدردانہ مشورہ، بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹفک علاج
کیلئے پتہ یاد رکھیں
نئی ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

قادیان کا قدیمی
مجبوب کاجل
جو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے نسخہ کیمطابق تیار کیا جاتا ہے
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خان صاحب گولبازار ربوہ
ٹاکسٹ "شاہد شاپنگ سنٹر" بالمقابل سب تحصیل
اقصیٰ روڈ گولبازار ربوہ

نون ٹریڈرز
نون گلاس کمپنی
مین بازار میٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
ہمارے ہاں پاکستان چپ بورڈ کا چپ بورڈ، فارمیکا ہارڈ بورڈ، اور فوم مٹرس ہر قسم اور عمارتی شیشہ شیٹ گلاس حسن ابدال کا بنا ہوا
ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

جدید فیشن کیمطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ - فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ
لاہور
پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
رہائش
فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۴۴۶، ۴۱۸۴۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ۲۳ مارچ

اخبار "ریاض ہند" امرتسر سے مزید توثیق

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ ناطق فیصلہ (کہ جنتری کی رو سے ۲۰ رجب کو ۲۳ مارچ کی تاریخ ثابت ہوتی ہے) اپنی پشت پر حقیقتوں اور صداقتوں کی ایک زبردست طاقت رکھتا ہے چنانچہ اگر ۱۸۸۹ء کے جرائد کا مطالعہ کیا جائے تو ان سے بھی اس فیصلہ کی مزید توثیق ہوتی ہے۔

مثلاً اس وقت میرے سامنے امرتسر کے ہفتہ روزہ "ریاض ہند" کا فائل ہے اس اخبار کے مالک و مہتمم حضرت اقدس ..... کے مخلص و قدیم صحابی حضرت شیخ نور احمد صاحب تھے جن کے مطبع "ریاض ہند" میں نہ صرف حضرت اقدس کی شہرۂ آفاق کتاب "براہین احمدیہ" کے تین حصے چھپے بلکہ دعویٰ ماموریت کے بعد کی بہت سی کتابیں اور اشتہارات بھی زیور طبع سے آراستہ ہوئے اور یہ سلسلہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ ۱۹۰۵ء میں ضیاء الاسلام پریس "قادیان کی تنصیب تک جاری رہا حضرت شیخ صاحب کے اخبار "ریاض ہند" کو برصغیر کی صحافت میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہی وہ اخبار تھا جس میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مشہور عالم اشتہار شائع ہوا۔ اسی میں جماعت احمدیہ کے سنگِ بنیاد سے بھی برسوں قبل حضرت اقدس ..... کی تقریروں اور سفروں وغیرہ کی اکثر خبریں شائع ہوا کرتی تھیں اور جہاں تک موجودہ تحقیق کا تعلق ہے "ریاض ہند" واحد اخبار ہے جس میں حضرت سیدنا المصلح الموعود کی ولادت باسعادت کی خبر شائع ہوئی[1] یہ اخبار اپنے سرورق پر ہمیشہ قمری اور شمسی تاریخوں کے اندراج کا خاص التزام کیا کرتا تھا۔ ماہ مارچ ۱۸۸۹ء میں اس اخبار کے چار نمبر شائع ہوئے جن پر بالترتیب حسب ذیل تاریخیں موجود ہیں:-

۴ مارچ ۱۸۸۹ء مطابق یکم رجب المرجب ۱۳۰۶ھ یوم دوشنبہ۔

۱۱ مارچ ۱۸۸۹ء " ۸ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ یوم دوشنبہ۔

۱۸ مارچ ۱۸۸۹ء " ۱۵ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ یوم دوشنبہ۔

۲۵ مارچ ۱۸۸۹ء " ۲۲ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ یوم دوشنبہ۔

محولہ بالا نقشہ سے جو اخبار "ریاض ہند" کے چار پرچوں سے مرتب کیا گیا ہے اس نظریہ پر مہر تصدیق ثبت ہو جاتی ہے کہ "التوفیقات الالہامیۃ" میں یکم رجب ۱۳۰۶ھ کو جو ۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن شمار کیا گیا ہے وہ ہرگز درست نہیں بلکہ اس کے برخلاف یہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس حساب کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ شمسی تاریخ ۲۳ مارچ ہی تھی جیسا کہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب سنوری کی روایت ہے۔

خلاصہ تحقیق

الغرض جس نقطہ نگاہ اور زاویہ خیال سے بھی دیکھا جائے اندرونی اور بیرونی، علمی اور واقعاتی شہادتوں اور عقلی و نقلی دلائل و براہین کی روشنی میں یہ حقیقت نیر النہار کی طرح ایک قطعی اور فیصلہ کن صورت اختیار کر جاتی ہے کہ بیعت لدھیانہ کی اصل اور صحیح تاریخ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہے اور یقیناً یہی دن سلسلہ احمدیہ جیسی مقدس اور عالمی تحریک کی جماعتی زندگی کا پہلا اور مبارک دن ہے جو رہتی دنیا تک یوم الفرقان کی حیثیت سے یادگار رہے گا اور اور فرمانِ ایزدی "ذکرھم بایام اللہ" کا مصداق و موعود سمجھا جائے گا اور سلسلہ بیعت سے بھی قبل کی یہ خدائی پیشگوئی ہر زمانہ میں پوری شان و شوکت سے پوری ہوتی رہے گی کہ:-

"اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا اور وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہانتک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مشمولہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۵۵)

حضرت احدیت کے حضور دعا

اے ہمارے پیارے رب اور قادر و ذوالجلال خدا ہمیں اور ہماری سب آئندہ آنے والی نسلوں کو یہ توفیق عطا فرما کہ ہم سب اس تاریخی دن کی یاد کو ہمیشہ اپنے دلوں میں تازہ رکھیں اور ہمارے رگ و ریشہ اور ذرہ ذرہ میں روح و قلب کو تڑپا دینے والے الفاظِ بیعت دائمی طور پر نقشِ رہیں جو حضرت اقدس ..... بیعت اولیٰ کے موقع پر یا اس کے بعد ہر بیعت کنندہ سے کہلوایا کرتے تھے اور جس کی تفصیل نہایت جامعیت کے ساتھ دس شرائط بیعت میں موجود ہے اور جو آج بھی فضائے بسیط میں گونج رہے ہیں ؎

یارب مرا بہر قدم استوار دار
وال روزِ خود مبادکہ عہد تو بسکیم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۝

[1] اخبار ریاض ہند نے اپنی ۲۱ جنوری ۱۸۸۹ء کی اشاعت میں صفحہ ۱ پر لکھا "بڑی خوشی کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے گھر ۱۲ جنوری کو لڑکا پیدا ہوا ہے خدا کرے یہی عمر پانے والا موعود ہو۔"

بقیہ : - اداریہ

والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈال رہا ہے اور وہ بڑھ رہے ہیں اور پھل پھول رہے ہیں مشرق میں بھی مغرب میں بھی، شمال میں بھی جنوب میں بھی، کوئی سمت اور کرۂ ارض کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں اس کے ماننے والوں کی بڑی بڑی جماعتیں قائم نہ ہو چکی ہوں۔ یورپ اور امریکہ نیز انڈونیشیا اور دیگر جزائر میں تعمیر ہونے والی مساجد کے علاوہ جن میں حال ہی میں ساڑھے سات سو سال کے طویل عرصہ کے بعد سپین میں قرطبہ کے قریب تعمیر ہونے والی تاریخ ساز مسجد بھی شامل ہے، صرف مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں ہی سینکڑوں عالی شان مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں۔ درجنوں ہسپتال اور درجنوں ہائر سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ وہاں کے شہروں میں ہی نہیں دور دراز کے دیہاتوں تک میں جماعت احمدیہ کا نام تبلیغ و اشاعت دین کے انتہائی وسیع نظام اور خدمت عوام کے مشہور انام کام کی وجہ سے گونج رہا ہے۔ وہاں کا ہر فرد حتیٰ کہ بچہ بچہ رفاہی کارناموں کی وجہ سے اس کا ممنون احسان ہے اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے

اترنے والے فرشتوں کی یہ تاثیریں اور حق کی طرف دلوں کی یہ غیر معمولی جنبش اس امر کا پتہ دے رہی ہے کہ وہ وقت قریب آ پہنچا ہے کہ جب سچائی کی فتح آشکار ہو گی اور دینِ حق کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور صداقت کا وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ تاریکیاں چھٹتی چلی آ رہی ہیں، شب کی سیاہی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے اور صبح صادق نمودار ہونے والی ہے۔

دانتوں کی مضبوطی اور جلاء کیلئے
مشہور منجن
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر تشریف لائیں

رہائش	فون نمبر	
۶۲۹۳۰	۵۳۴۳۰	۶۸۱۲۶

فیکٹری رچنا ٹاؤن
۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی اصلاح کیلئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تڑپ

سچے خدا کی شناخت

جماعت احمدیہ کی بعثت کا

حقیقی مقصد ہے:

"مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است"

مکرم ملک سعید احمد صاحب رشید
مربی سلسلہ ۳۳-ج - سرگودھا

آج سے قریباً ایک سو بیس برس پہلے قادیان کی ایک گمنام بستی میں ایک جوان مردِ صالح تھا۔ جس کا قلبِ صافی اور مطہر دل ایک طرف تو خدائے قدوس کی محبت سے معمور اور دوسری طرف نوعِ انسان کو ہلاکت و تباہی کے گڑھے میں گرتے دیکھ کر اس کو شیطان کے پنجہ سے چھڑانے کے جذبۂ بے پناہ سے مخمور تھا۔

روئے زمین پر یہ ایک ہی دل تھا جو کہ خدا کی مخلوق کے غم میں گھل رہا تھا۔ اور ہمدردیٔ مخلوق میں خدائے واحد کے آستانہ پر شب و روز مرغِ نیم بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔

اُسے ایک ہی غم تھا جو کھائے جا رہا تھا اور اسے ایک ہی فکر تھا جو لاحق تھا۔ کہ کیوں دنیا خدائے ذوالجلال والقہار کو (کہ جس کے جلال اور ہیبت و عظمت سے آسمان و زمین اور بڑے بڑے پہاڑ بھی لرزاں و ترساں ہیں) چھوڑ کر مخلوق پرستی و اسباب پرستی میں مشغول ہے۔ اور اپنے مالکِ حقیقی کو جو تمام خوشیوں اور آراموں اور راحتوں کا سرچشمہ ہے بھول گئی۔

اُسے ایک ہی جنون تھا کہ بنی نوع انسان مخلوق پرستی۔ دنیا طلبی۔ اور تمام مکر و فریب چھوڑ کر خدا کے آستانہ پر گرے۔ اور اسی کے آگے سرِ نیاز جھکائے۔ تا خدا کا جلال ظاہر ہو اور اس کا حسین اور روشن چہرہ دنیا میں چمکے۔

چنانچہ اپنے اس غم کو جس میں وہ گھل رہا تھا اور درد کو جس میں وہ تڑپ رہا تھا۔ اس نے بایں الفاظ بیان فرمایا۔

ع "بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق
نمے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم
دل و جانم چناں مستغرق اندر فکرِ او شاں نست
کہ نے از دل خبر دارم نہ از جان خود آگاہم
بدیں شادم کہ غم از بہرِ مخلوقِ خدا دارم
ازیں در لذتم کز دردے خیزد ز دل آہم
غمِ خلقِ خدا صرف از زباں خوردن چہ کار ستایں
گرش صد جاں بیا ریزم بنوزش عذر می خواہم"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۸۵ تا صفحہ ۸۶)

۔ یعنی وہ درد جو طالبانِ حق کے لئے میرے دل میں ہے اُسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میری جان اور میرا دل اسی غم میں رہے ہیں نہ تو مجھے اپنے دل کی خبر ہے اور نہ اپنی جان کا ہوش۔ مجھے تو یہی خوشی کافی ہے کہ میں مخلوق کا غم رکھتا ہوں۔ اور اس کے لئے جو میرے دل میں سے آہیں نکلتی ہیں۔ اُسی لذت سے سرشار ہوں۔

صرف زبان سے خلقِ خدا کے غم کا کیا فائدہ۔ اگر اس راہ میں سو جانیں بھی فدا کر دوں تو پھر بھی معذرت کرونگا (کہ ابھی کچھ نہیں کیا)

پھر ایک اور جگہ فرمایا:۔

"اب اگر خدا تعالیٰ چپ رہے تو پھر دہریہ پن کے سوا کوئی اور مذہب نہ ہوگا۔ اگر اس وقت اس کی چہرہ نمائی کی ضرورت نہیں تو پھر کب ہو گی؟ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں دعا کی تھی کہ اے اللہ اگر تو نے آج اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری کبھی عبادت نہ ہو گی۔

یہی دعا آج ہمارے دل سے بھی نکلتی ہے پس یقیناً یاد رکھو کہ اب اگر خدا تعالیٰ دستگیری نہ کرے تو سب ہلاک ہو جائیں"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۱)

"جیسے پہلے مسیح کی دعا سنی گئی ہماری بھی سنی جاوے گی۔ مگر ہماری دعا اور مسیح کی دعا میں فرق ہے۔ اس کی دعا اپنی موت سے بچنے کے لئے تھی۔ اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کیلئے"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۸)

"میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے"

(ایضاً جلد اوّل صفحہ ۳۰۳)

پھر فرمایا:۔

"میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس ظلمِ صریح کو دیکھ کر جو ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے۔ میرے دل میں کس قدر درد اور جوش پیدا ہوتا ہے ہزاروں ہزار انسان ہیں۔ جو اپنے اہل و عیال اور دوسری حاجتوں کے لئے دعائیں کرتے اور تڑپتے ہیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ میرے لئے اگر کوئی غم ہے تو یہی ہے کہ نوعِ انسان کو اس ظلمِ صریح سے بچاؤں کہ وہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے میں مبتلا ہو رہی ہے اور اُس سچے اور حقیقی خدا کے سامنے ان کو پہنچاؤں جو قادر اور مقتدر خدا ہے"۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۴۸)

ع "چو شامِ پُر غبار و تیرہ حالِ عالمے بینم
خدا بردے فرود آرد دعا ہائے سحر گاہم"۔

یعنی جب دنیا کو تاریکی اور غبار میں دیکھتا ہوں تو دل چاہتا ہے کہ خدا میری تہجدوں کی گریہ و زاری کو قبولیت کا جامہ پہنائے۔

— چنانچہ وہ خدا جو علیم و خبیر ہے۔ اور جس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے اور جو اس مردِ صالح کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اُس نے اُس کی گریہ زاری اور آہ و بکا کو سُنا اور اس کے صحن سینہ میں ہمدردیٔ نوعِ انسان کا جو غلبہ اور جذبہ موجزن تھا۔ اس کی قدر کی اور اُسے ہی نوعِ انسان کا مصلح قرار دیکر کھڑا کیا۔

اور آپؑ نے خدا کا حکم پا کر دنیا کو یہ پیغام سُنایا۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جسکی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مقالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"۔

(سیدنا حضرت اقدس)

(تریاق القلوب صفحہ ۷)

پھر فرمایا:۔

"خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں.....

سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لائے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے دیکھا ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری سچائی سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اور وہ ایک ایسی قوم ہے کہ نہ صرف آپ صراطِ مستقیم کھو بیٹھے ہیں بلکہ ہزارہا کوس تک خشکی تری کا سفر کر کے بھی چاہتے ہیں کہ اوروں کو بھی اپنے جیسا کر لیں۔ وہ نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے۔ بلکہ ان کا خدا انہی کی ایک ایجاد ہے اس لئے خدا کے اس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو ان کے دامِ تزویر سے چھڑائے"

(ایضاً صفحہ ۸)

"اور خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور عزیمت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا اور قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل حلم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔

اس تاریکی کے زمانے کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا۔ جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔

مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں۔ اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں۔ اور مجھے اُس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں۔ اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں۔ اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے اُن روحوں نے مجھ سے روشنی کی جو سچائی کو نہیں چاہتیں۔ اور تاریکی سے خوش ہیں۔ مگر میں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے نوعِ انسان کی ہمدردی کروں۔ سو اس زمانہ میں عیسائیوں کے ساتھ بڑی ہمدردی یہ ہے کہ اُن کو اُس سچے خدا کی طرف توجہ دی جائے جو پیدا ہونے اور مرنے اور دُکھ وغیرہ نقصانوں سے پاک ہے۔ ..... اور مسلمانوں کے ساتھ بڑی ہمدردی یہ ہے کہ ان کی اخلاقی حالتوں کو درست کیا جائے۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۱ تا ۱۲)

"اس سلسلے کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۹)

اور پھر کیا خوب فرماتے ہیں۔

"ہماری بعثت کی غایت غائی بھی تو یہی ہے کہ رستہ منزلِ جانانے کے بھولے بھٹکوں، دل کے اندھوں جذام ضلالت کے مبتلاؤں، ہلاکت کے گڑھوں میں گرنے والوں کو اور باطنوں کو صراطِ مستقیم پر چلا کر وصالِ ذات ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے۔ اور عرفانِ الٰہی کے اس نقطۂ انتہائی تک ان کو پہنچایا جاوے تاکہ ان کو حیاتِ ابدی، راحت دائمی نصیب ہو اور جوارِ رحمتِ ایزدی میں جگہ لے کر مست و سرشار رہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۸۹)

"اس وقت دنیا بہت تاریکی میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور اس کو مُردہ پرستی نے ہلاک کر ڈالا ہے۔ لیکن اب خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ دنیا کو اس ہلاکت سے نجات دے اور اس تاریکی سے اسکو روشنی میں لاوے یہ کام بہتوں کی نظروں میں عجیب ہے مگر جو یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا قادر ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ خدا جس نے ایک "کُن" کے کہنے سے سب کچھ کر دیا۔ کیا وہ قادر نہیں کہ اپنے قدیم ارادہ کے موافق ایسے اسباب پیدا کرے جو

لا الٰہ الا اللہ

کو دنیا تسلیم کر لے۔" (ایضاً صفحہ ۴۵۰)

اور پھر یہ جاں آفریں مژدہ بھی دنیا کو سنایا۔

"مجھے بشارت دی گئی ہے کہ یہ عظیم الشان بوجھ جو میرے دل پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہلکا کرے گا۔ اور ایک

حیّ و قیوم

خدا کی پرستش ہونے لگے گی .... میں دیکھتا ہوں کہ اب وہ وقت قریب آرہا ہے اور اس کی خوشبودار ہوائیں آرہی ہیں اور مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُن دعاؤں کو جو میں ایک عرصہ دراز سے کر رہا ہوں قبول کر لیا ہے۔ ..... مجھے کامل یقین ہوتا ہے کہ مصنوعی خدا کے خاتمہ کا وقت آگیا ہے۔"

اس وقت ان باتوں پر ایمان لانا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ یہ کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر ایک وقت آتا ہے کہ لوگ ان باتوں کو دیکھ لیں گے۔ میں اپنے قادر خدا پر پورا یقین رکھتا ہوں کہ جس بات کے لئے اس نے میرے دل میں یہ خوشی اور اضطراب ڈالا ہے وہ اسکو ضائع نہیں کرے گا۔ اور زیادہ دیر تک دنیا کو تاریکی میں نہیں رہنے دے گا۔ (ایضاً صفحہ ۴۴۹)

چنانچہ وہ دل جو نوعِ انسان کی حقیقی ہمدردی و غمخواری میں تڑپ رہا تھا۔ اور انسانیت کی سچی خوشحالی کا خواہاں تھا۔ اس کی ایک ہی آرزو تھی۔ اور ایک ہی تمنا تھی۔ اور ایک ہی خواہش تھی کہ وہ نوعِ انسانی کی ایسے رنگ میں خدمت کرے تاکہ انسانیت اپنے مالکِ حقیقی اور خدائے ذوالجلال کو پہچان لے۔ جس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے۔ اور جس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔

چنانچہ اس نے دنیا میں یہ اعلان کر دیا کہ وہ نوعِ انسانی کی خدمت کے لئے آیا ہے۔

؎ "مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم"

اور دنیا میں کوئی اس کا دشمن نہیں اور وہ تمام نوعِ انسانی سے ہمدردی و محبت کا خواہاں ہے۔ اور صرف یہ چاہتا ہے کہ خدا جو ایک پیارا خزانہ ہے۔ اور زندہ اور حیّ و قیوم ہے دنیا اس سے اپنا مضبوط رشتہ قائم کرے۔ چنانچہ اس کے دل کی آواز یہ ہے۔

"میں بکمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیان و پنڈتان، ہندوؤں و آریان کو یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ .... مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں ..... میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔

انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا۔ اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اسکی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا۔ اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔

میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں۔ اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔

(اربعین ۱)

پھر اس کے درد بھرے دل کی یہ صدا بھی سن لیں۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا خدا ایک ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں؟ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں؟

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی دن ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہو جاتے ہو۔

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک کام میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں ..... اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور باقی سب ہیچ ہے تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو نہ اٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مُردہ اس پر ہنسی کرے گا۔ مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔" (کشتی نوح)

"میں نوعِ انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوشِ محبت سے نوعِ انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیز نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(اربعین نمبر ۱)

"میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے اسکو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ پر ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں ..... پس یہ ..... میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔" (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۱۰ تا ۱۲)

پس اے نوعِ انسان اپنے اس محسن کی آواز پر لبیک کہہ اور اُسے پہچان خدا تجھے توفیق دے آمین۔

دمہ کورس
ASTHMA COURSE
دمہ کے مستقل علاج کیلئے ASTHMA CURE
دمہ میں فوری آرام کے لئے ASTHMA RELIEF
پھیپھڑوں کی طاقت کیلئے LUNGS TONIC
چالیس روزہ کورس قیمت ۴/- ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/-
لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر لوجو ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

ہرنیا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری، عروسی زیورات نیز مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز اکبر بازار شیخوپورہ فون ۳۱۸۱ فون رہائش ۳۹۹۱

کو یاد رکھیں

چہرے کی خوبصورتی کے لئے

چنبیلا کریم

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمرا اسٹیٹس

فون ۳۸۵۲

۶۹۹۔ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

انگریزی ادویات ڈیکہ جات ہر قسم کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص، مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

دانت مفت نکلوائیے

انٹی پائیوریا	مسوڑھوں کی خرابی کیلئے	قیمت ۱۵/-
انٹی کیریز	دانتوں کے گھن کیلئے	" ۱۵/-
ٹوتھ کیور	دانت درد کیلئے	" ۳/-
پائیوریا پاؤڈر	دانتوں کی مضبوطی اور صفائی کیلئے	" ۶/-

لٹریچر مفت طلب فرمائیے

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے:

ہاضمون (رجسٹرڈ)

و گھر میں ہر وقت رکھنے کا چورن:

نصرت دواخانہ ہاضمون

بالمقابل ایوان محمود۔ گول بازار ربوہ

کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

فون ۵۴۸۳۴ ۵۴۸۶۶

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۲۶ کراچی نمبر ۴

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانیوالی

نایاب دوا

"پیور الفلفا ٹانک کورس"

بھوک بڑھاتا۔ پوری غذا جزو بدن بناتا۔ جسم کی تمام کمزوریاں دور کرکے جسم کو دوبارہ اور بحال کرتا ہے۔

قیمت ۲۰/- ڈاک سے ۲۴/- منگوانے کا پتہ

شاہ ہومیو پیتھک سٹور

رحمت بازار ربوہ

نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے

مشہور کاجل

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

ٹویوٹا موٹرز

TOYOTA MOTORS کے اصلی پرزہ جات (Genuine Parts) حاصل کرنے کے لئے پاکستان کے سب سے بڑے اسٹاکسٹ اور درآمد کنندگان سے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں

• ہول سیل ڈویژن

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

نمبر ۴، ۵ (فرسٹ فلور) رمپا پلازہ ایم اے جناح روڈ کراچی

• ریٹیل (RETAIL) کیلئے

۱۔ الفرقان موٹرز لمیٹڈ ۴۷ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی (فون ۷۴۶۰۹)

۲۔ الناصر موٹرز الحیات آٹو مارکیٹ ایم اے جناح روڈ کراچی (فون ۷۰۴۳۰)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹنبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ ..... بالمقابل تھانہ اچھرہ ..... لاہور

فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

فون آفس ۶۲۶۱۸ فون رہائش ۲۸۰۵۲۰ / ۲۸۰۸۰۶

کو ہمیشہ یاد رکھیں

رجسٹرڈ

مضبوطی میں بے مثال

کارکردگی میں لاجواب

HERCULES

ہرکولیس

امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ

HERCULES

ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور چمنی سپیشلسٹ

میاں بھائی

۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ، ۳۰۵۳۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

السٹر انجینئرنگ اینڈ سپریمیڈ

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات

● لوہے کے جستی تار ● خاردار تار ● کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ ● سینٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ

حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس:- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں۔ (i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳

(ii) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری ــــ ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور

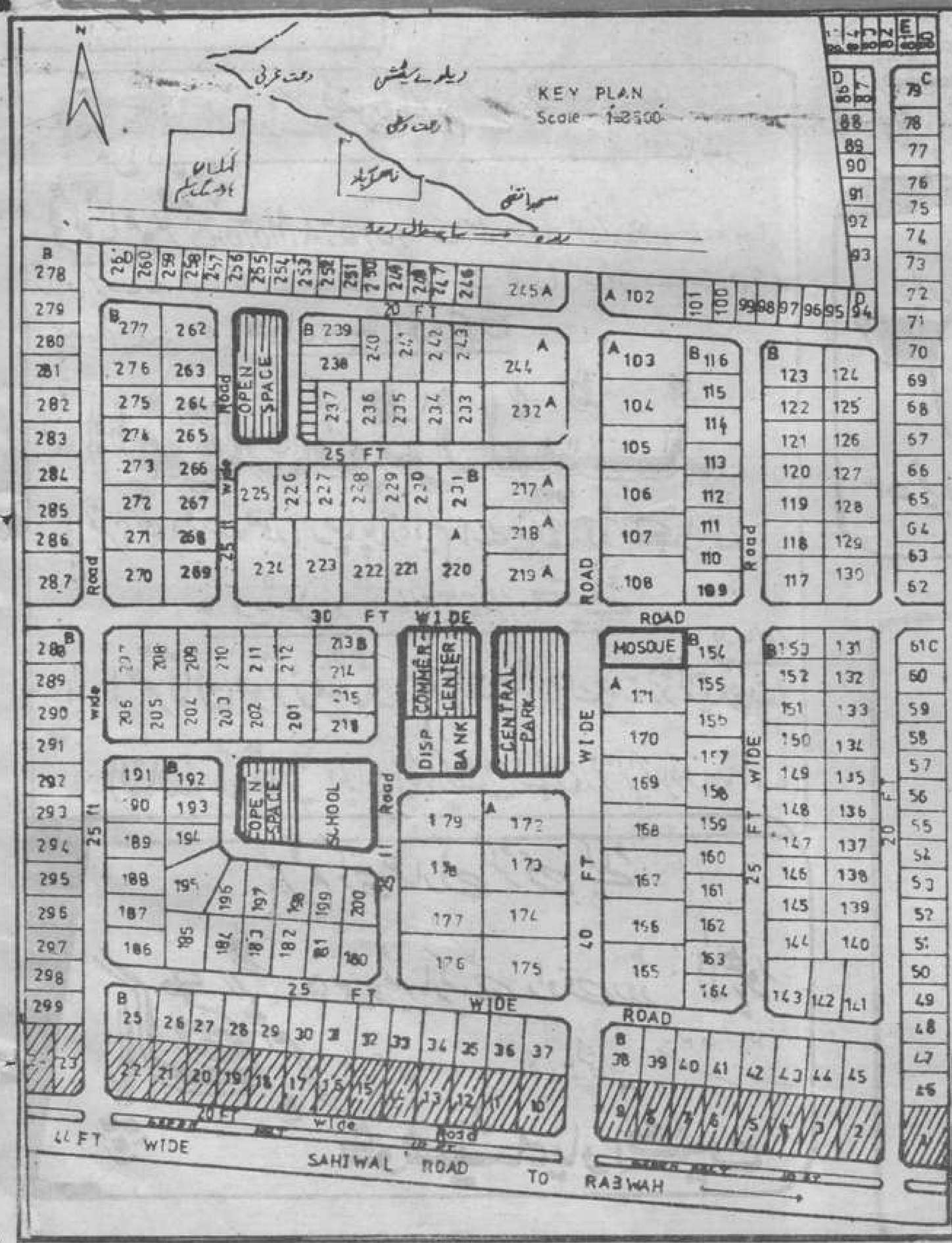

KAHKISHAN HOUSING SCHEME RABWAH

SCALE 1=150'

		SIZE		no of Plot
1	One kanal plots	100×55'	A	33
2	10 Marla Plots	70×40'	B	170
3	10 Marla shops cum Residential	70×40'		24
5	7 Marlas Plots	55×35'	C	34
6	5 Marla Plots	50×28'	D	32
7	3 Marla	45×22'	E	6
	Mohala Shops	20×12'		6
	Commercial center			1
	Publick Building			3
	Bank			1
	TOTAL NO OF PLOTS			310
	Residential Plots			299

MEMO - No حکومت پنجاب سے منظور شدہ DG/H&PP/TPS/81/897

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

خوشخبری: ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی۔ بجلی کی فراہمی، پکی سڑکیں، پکی نالیاں

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی ہے۔ مجوزہ پلان سیلاب اور کلر سے محفوظ حدود کمیٹی میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے اپنی پسند کے مطابق گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز کے پلاٹس حاصل کریں

: مزید معلومات کیلئے :

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گول بازار ربوہ

فون آفس: ۴۹۸ ــــ رہائش: ۴۷۸